یہ اخبار نہایت آب و تاب سے ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے [illegible]
والیان ریاست سے [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
چھ ماہ کے [illegible]
مالک غیر سے سالانہ [illegible]

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہیے۔

له الملك
اخبار اہلحدیث
امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

نمبر ۲۵ | امرتسر مورخہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۰۶ عیسوی مطابق ۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ | جلد ۳

میرا سفر اور ندوۃ العلماء کا جلسہ

(حسب اطلاع ۱۰ اپریل کو چلکر)

کھگول ضلع پٹنہ کے جلسہ پر ۱۲ تاریخ کو پہونچگیا۔ اہالی جلسہ نے اشتہار دیا تھا کہ کسی آریہ مہاشہ کو اسلام پر کوئی شبہ ہو۔ ایک دو روز پہلے اطلاع دیں تو جلسہ میں اُن کے لئے وقت نکالا جائیگا۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ چند ایک مباحثات سے اب یہ نوبت آگئی ہے کہ باوجود اشتہار دینے کے سامنے کوئی دوست پیش نہیں ہوئے۔ اسکی وجہ یا تو یہ ہے کہ آریوں کو اب اسلام پر کوئی شبہ ہی نہیں۔ یا یہ ہے کہ وہ اب جانتے ہیں کہ مسلمان ڈیفنس (مدافعت) پر قدرت رکھتے ہیں۔ خیر بہر حال جلسہ میں بہت سے علماء شریک تھے۔ زمانہ حال کے ابراہیم ادہم جناب مکرم شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن چھپرہ۔ علماء آرہ ہمارے مکرم دوست شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔ جناب مولوی شاہ علی نعمت صاحب پھلواروی۔ مولوی عبدالہادی صاحب وغیرہ شریک جلسہ تھے اور اپنے اپنے وقت میں سب حضرات نے حاضرین کو محظوظ فرمایا جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

جلسہ کھگول سے فارغ ہو کر سیدھا بنارس ندوۃ العلماء کے جلسہ میں پہونچا۔ ندوۃ کا جلسہ بظاہر تو خیر و خوبی سے تمام ہوا۔ چندہ بھی ۱۲ ہزار سے زائد لکھوایا گیا۔

ندوہ کے طلباء نے بھی خوب نمونہ دکھلایا۔ علمی نمائش بھی کامیابی سے ہوئی جس میں پرانی پرانی کتابیں دکھا کر مولانا شبلی نے حفاظت و حمایت علم کی ترغیب دی۔

صاحب کمشنر اور کلکٹر صاحب وغیرہ بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ مزید خوشی یہ ہے کہ نمائشی کتب میں اہلحدیث کے فخر جناب مولانا محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی کی بہت سی کتابیں تھیں۔

لیکن بغور دیکھا جائے تو ہمارے خیال میں ندوہ نے گو اس اجلاس کو نئے دور سے موسوم کیا تھا۔ لیکن انتظامی حیثیت سے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ ندوہ دور اول ہی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بنارس کے حنفیوں نے شور اٹھایا کہ اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار ابوالوفاء کو خصوصاً شریک نہ کیا جائے۔ اگر یہ لوگ شریک ہونگے تو ہم ہونگے کیونکہ

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

اس شور و غوغا کی خبر مجھکو کھگول جاتے ہوئے اسٹیشن بنارس پر جناب کے ذریعہ سے ملی جو غالباً مجھکو بھی شرکت سے مانع تھے۔ اور کہتے تھے کہ جماعت اہلحدیث بنارس آپ کی منتظر ہے۔ میں نے اُن سے کہا جب ارکان ندوہ ہم کو چاہتے ہیں تو شریک

ahmadimuslim.de

ہونا چاہیئے اور مفسدین معاندین کی باتوں کا خیال مت کیجیئے انہوں نے کہا کہ ہم کو علماء کو بیان کرنے کا موقع نہ دیگی میں نے کہا نہیں یہ اُنکا اختیار ہے اس سے ہم کو سروکار نہ رکھنا چاہیئے - خیر یہ تو ان حضرات سے یہ کہہ کر میں کھسکول گیا - وہاں علماء آرہ کی خدمت میں شرکت کی تحریک کی چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا اور قرار پایا کہ ایک ٹرین حضرات علماء آرہ مجھ سے پہلے چلیں - وہ آرہ آکر اپنا انتظام کر کے دوسری ٹرین پر مجھ سے آملیں - لیکن ناظرین افسوس سے سنیں گے کہ جب میں آرہ کو سٹیشن پہونچا تو علماء آرہ کا خط مجھے ملا کہ ہم ان مرسلہ دو خطوں کیوجہ سے نہیں آسکتے اُن دو خطوں میں ایک خط تو جماعت اہلحدیث کا تھا کہ بیان کے متعلق شور و غل کرتے ہیں دوسرا خط جناب مولانا شبلی کا تھا - کہ آپ (حضرات علماء آرہ) سے تو کسی کو پرخاش نہیں - البتہ مولوی ثناء اللہ کے لوگ ناراض ہیں (کیونکہ انہوں نے ایکدفعہ لکھا تھا - کہ یا رسول اللہ کا وظیفہ پڑھنا منع ہے) اس خط سے حضرات علماء آرہ اس نتیجہ پر پہونچے کہ یہ علت چونکہ سب اہلحدیثوں میں مشترک ہے اسلئے ہم نہیں جاتے - مگر ہم تب اس کوشش میں رہا کہ کسی طرح علماء آرہ شریک جلسہ ہوں - چنانچہ بنارس پہونچکر معززین اہلحدیث سے ایک خط لکھوایا اور ایک تار دیا کہ آپ حضرات (علماء آرہ) ضرور تشریف لاویں - جناب مولوی شبلی سے بھی تاکید کہا کہ آپ بھی تار دیں انہوں نے وعدہ بھی کیا (دیکر کا علم نہیں) باری الحمد للہ کہ کوشش کامیاب ہوئی - جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مع دیگر علماء کے تشریف لائے مگر کمال ہی افسوس سے ناظرین سنیں گے کہ شریک جلسہ نہوئے کیونکہ انہوں نے آتے ہی یہ دریافت کیا کہ علماء اہلحدیث کو بیان کرنیکا موقع ملا ہے - جواب میں کہا گیا نہیں - بس انہوں نے شرکت جلسہ سے انکار کر دیا - اس افسوس پر ڈبل افسوس یہ ہے کہ اس کارروائی اور شور و غل کے بانی مبانی جناب مولوی شاہ ابوالخیر صاحب غازیپوری تھے - جو ندوۃ العلماء کے رکن رکین بلکہ تیسرے جلسہ کے صدر انجمن تھے - اللہ رے ؎

کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگا -

آپ کو یہ تو علم تھا کہ انجمن مؤید الاسلام بنارس کے جلسہ پر بھی آپ صدر انجمن تھے اور قرار پا چکا تھا - کہ کوئی فریق کسی فریق کے برخلاف عقاید تقریر نہ کرے مگر آپ نے باوجود صدر جلسہ اور ذمہ دار منتظم ہونے کے اپنے وعظ میں بڑے زور سے چلا چلا کر کہا - لوگو! کہو یا رسول اللہ ہماری فریاد سنئے! اسپر اہلحدیث میں جلسہ مذکورہ کی کیفیت لکھتے ہوئے بحیثیت اڈیٹری یہ ریمارک کیا گیا تھا - کہ آپکو یہ طریق زیبا نہ تھا کیونکہ اس طرح کے کلمات سلف صالحین صحابہ تابعین سے منقول نہیں اور اگر آپکے خیال میں جائز تھا تو بھی چونکہ جلسہ میں اہلحدیث بھی شریک تھے - جو ایسے طریق سے ندا کرنا جائز نہیں جانتے اسلئے بسبب قرار داد جلسہ جسکے آپ ذمہ دار تھے آپ کو ایسے الفاظ کا استعمال مناسب نہ تھا - اسپر بجائے اس کے کہ جناب شاہ صاحب نادم ہوتے اور اپنا معذرت نامہ اہلحدیث میں شائع کراتے اُلٹا ندوۃ العلماء کے جلسہ پر (جس کے آپ رکن رکین بلکہ صدر نشین تھے) نزلہ گرایا اور وہی اوس اور خزرج کی پرانی لڑائی کو سر نو تازہ کر دیا - آہ ؎

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا اوٹھا + رحم کی جا او نہیں آجاتا ہے غصہ اُلٹا

بارہ تو سنگ ہے کہ آپنے اڈیٹر اہلحدیث کو بخشوانے کی ضمانت بھی کی وعظ میں فرمایا کہ امام ابو حنیفہ صاحب کو کسی شخص نے دو ہتڑ مارا تھا - تو امام صاحب نے فرمایا میں تجھے بھی ایسا ہی مار سکتا ہوں اگر میں تجھکو ماروں تو تیرا مغز نکال دوں اگر میں اپنے شاگردوں کو بلاؤں تو تیری وہ خبر لیں کہ بلائے ہو - اگر میں حاکم وقت سے کہوں تو تجھکو گرفتار کرا دوں اور اگر میں خدا سے دعا کروں تو ہلاک ہو جائے مگر میں ایسا نہیں کرتا - بلکہ وعدہ کرتا ہوں کہ جس روز خدا مجھکو جنت میں بلانے کا حکم دیگا تجھے بھی ساتھ لیجاؤنگا اسپر حاضرین نے جھٹ سبحان اللہ پکارا - تو جناب نے فرمایا اسی طرح میری جو کو جن دوستوں کو رنج آیا ہے میں اُنکا مشکور ہوں مگر میں بدلہ لینا نہیں چاہتا - بلکہ وعدہ کرتا ہوں کہ جب خدا مجھے کہیگا کہ ای ابوالخیر جا جنت میں تو میں عرض کرونگا - اس صاحب اخبار کو بھی میرے ساتھ بھیجیئے - واہ واہ! کیا کہنے ہیں معلوم نہیں ایسی زبردست روایت کو علامہ شبلی نے امام ابو حنیفہ صاحب کی سوانح عمری میں کیوں درج نہ کیا - نہیں معلوم ان لوگوں نے وعظ گوئی کو دروغ گوئی کے مرادف یعنی ہم معنی جانا ہوا ہے - امام ابو حنیفہ صاحب کی کتب فقہ میں تو یہ لکھا ہے کہ دو ہتڑ اور تھپڑ کا قصاص (ویسے) مکہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس میں برابری نہیں ہو سکتی اور قصاص میں برابری شرط ہے - مگر امام صاحب اُس شخص کو دھمکا دیں کہ میں تجھے ہلاک کرا دونگا - کس حد تک صحیح ہے - ایک نونیہ بلکہ جلسہ خاص میں فرمایا کہ امام رازی صاحب کا جب انتقال ہونے لگا تو شیطان نے آکر اُن سے خدا کے وجود کی دلیل مانگی امام ممدوح نے سات سو دلیلیں دیں مگر سب کی ساری شیطان نے توڑ دیں اسپر قریب تھا کہ امام ممدوح خدا سے منکر ہو کر انتقال کرتے - فوراً دو سو کوس کے امام صاحب کے پیر نے پکارا کہ امی رازی تو شیطان کو کہدو کہ خدا کا وجود بے دلیل ہے تو کیا دلیل ہو - میں نے خدا کو بے دلیل مانا ہے - کوئی پوچھے اس روایت کا علم آپ کو کیسے ہوا - امام ممدوح تو انتقال کر گئے تھے - اُن پیر صاحب نے کہا تو

ahmadimuslim.de

توکس سے کہا؟ اور وہ سات سو دلائل کیا تھے - جو ایک دو تو بیان کرتے ہوتے پھر وجواب شیطان نے دیئے تھے وہ بھی شائع ہوتے تاکہ اندازہ ہو سکتا۔ پہلا پھر کیونکر ممکن ہے کہ ایسی گپ گوئی کے جلسہ میں اہلحدیثوں کو وعظ گوئی کا موقع مل سکے - جنکا حال ہے سے العلم ما کان فیہ قال حدثنا * وما سوی ذاک وسواس الشیاطین

لیکن سوال یہ ہے کہ ارکان ندوہ نے جبکہ علماء اہلحدیث کو بتقاضا شدید طلب کیا چنانچہ خاکسار کے نام بھی چار خط آئے تھے - اور بنارسی اہلحدیثوں کے اصرار پر وقت دینے کا وعدہ بھی کیا پھر کیوں علماء اہلحدیث کو وعظ کا موقع نہ دیا جس سے تمام اہلحدیث سخت کشیدہ خاطر تھے - تو اسکا جواب یہ ہے کہ ندوۃ العلماء کو یقین ہے کہ اہلحدیثوں کی طرف سے ندوہ کو کبھی ضرر نہ پہونچیگا - اور نہ کبھی پہونچا ہے - یہ صلح جو اور امن پسند قوم تو ایسی ہے کہ جس مجمع یا انجمن کی نسبت انہیں یقین ہو جائے کہ ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں مگر ضرر بھی نہ ہوگا - تو یہ اس کے بھی حامی ہیں یہی وجہ ہے کہ سالہا سال ہوئے میں نے بعہد حضور میں مولانا اور کریم بخش صاحب مرحوم آرہ سے کہا کہ ملکہ کیسا کی مسجد کلاں میں بعد جمعہ پوچھا کہ کیا اس دفعہ آپ ندوہ کے جلسہ میں نہ جائینگے؟ تو آپنے فرمایا کچھ اوہر سے بھی مال ہے کچھ اوپر سے بھی دغا ہوتی ہے - مگر تاہم مجھ اور میرے دوستوں کو ندوہ کی محبت ہمیں بھی ہے یہانتک کہ امرتسر کے جلسہ میں خاص مجھکو بے وجہ تکلیف پہونچی تاہم میں نے اس کی بھی پرواہ نہ کی اسی لئے ارکان ندوہ اہلحدیثوں کی طرف سے مطمئن ہیں - کیونکہ انکو یقین ہے کہ ان سے ہمیں ضرر نہ ہوگا - پس سچ ہے سے

وہ کب خاطر میں لاتا ہے مرے آزردہ ہونے کو * سمجھ رکھا ہے ظالم نے پھنسا دل کب نکلتا ہے

پھر یہ تو ندوہ کے جلسہ کا مجمل مذہبی پہلو تھا - اب ہم ذرہ اخلاقی کیفیت بھی بتلاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ندوہ جو اصلاح کا مدعی ہے ہنوز خود کہاں تک اصلاح طلب ہے پہلا اعلان جو ندوہ کے متعلق شائع ہوا تھا - اس کے دو ایک جملے یہاں نقل کرتے ہیں ۔

"یہ جلسہ خاص ٹاؤن ہال کے اندر ہوگا - جلسہ خاص کے روزانہ دو اجلاس ہوا کرینگے - ایک ساڑھے چھ بجے صبح سے ساڑھے دس بجے تک دوسرا بعد نماز مغرب ۶ بجے شام سے ۹ بجے تک "

حالانکہ تمام کاروائی اسکے برخلاف ہوئی پہلے ہی روز کے پروگرام میں لکھا تھا - ساڑھے چھ بجے شام سے ۹ بجے تک جلسہ ہوگا -

حالانکہ مسلمان اپنے اپنے مقامات پر نماز مغرب سے فارغ ہوکر ساڑھے چھ بجے مقام جلسہ پر پہونچ ہی نہ سکتے تھے - جنکا لحاظ رکھنا ندوہ کا فرض تہا - پھر لطف یہ کہ جلسہ بھی ساڑھے سات بجے شروع ہوا - کیوں ہوا کیا حاضرین نہ آئے تھے - نہیں حاضرین تو بیچارے خوشی کے مارے کسی نہ کسی طرح وقت پر پہونچ ہی گئے تھے - بلکہ ارکان ندوہ ہی تشریف نہ لائے تھے - پھر جو آخرکار خراماں خراماں تشریف لائے تو حسب پروگرام صدر انجمن صاحب جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی بنائے گئے آپکی تقریر کے لئے ایک گھنٹہ تھا جو قریباً پونے دو گھنٹوں میں ختم ہوئی - ان کے بعد رپورٹ کا سنانا تجویز تھا - جو بلاوجہ ملتوی کیا گیا - اس کے بعد جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس بھیکن پور کی تقریر کا وقت تھا - جو تشریف نہ لائے تھے - خیر جلسہ برخاست ہوا -

جناب صدر انجمن کی تقریر کا خلاصہ یہ تہا - کہ پرانے اور نئے تعلیمیافتہ دونوں غلط راہ چل رہے تھے ہلوان دونوں کو ملانے کیلئے ندوہ کی ضرورت تھی - پرانے علم دار یعنی مولوی صاحبان پر بہت افسوس ظاہر کیا - جسکو ہم بھی قائل ہیں مگر ایک دو آپ نے جماعت اہلحدیث پر بھی عجائز دئیے جو خاص تشکریہ کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں آپ نے فرمایا غضب ہے مسجدوں کی بابت مقدمہ بازی کرتے ہیں بلکہ ان مقدمہ بازیوں کا شرعی ثبوت دیتے ہیں - ایک دفعہ اخبار اہلحدیث میں ایک آرٹیکل اس مضمون کا نکلا تھا لیکن اسپر تو آپنے افسوس کیا - مگر یہ نہ سوچا کہ ان فسادوں کی ابتدا کس کی طرف سے ہوتی ہے کیا کبھی کسی اہلحدیث کی مسجد سے بھی کسی حنفی کو اسوجہ سے نکالا گیا کہ آمین اونچی کیوں نہیں کرتا - یا کسی شیعہ کو بھی اسوجہ سے نکالا ہو کہ یہ ہاتھ چھوڑ کر نماز کیوں پڑہتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیشہ ان مظالم کی ابتدا برادران حنفیہ کی طرف سے ہوتی ہے جنکے مظالم کو روکنے کے لئے لاچار عدالتوں میں چارہ جوئی کیجاتی ہے پس اگر یہ فعل برا ہے تو بموجب حدیث نبوی المستبان ما قالا فعلی البادی منهما ما لم یعتد المظلوم یعنی گالی گلوچ کرنے والے دو آدمی جو کچھ بھی بکیں اس سب کا گناہ شروع کرنیوالے پر ہے جبتک مظلوم حد سے نہ بڑہے - فرمائیے اس حدیث کے مطابق یہ سب گناہ کس فریق پر ہے؟

پھر لطف یہ کہ اعلان اوّل میں تو لکہا گیا تھا کہ جلسہ خاص کے روزانہ دو اجلاس ہوا کرینگے - حالانکہ ایک ہی ہوا - اگر عام وعظ کی خاطر جلسہ خاص کو بجائے دو کے ایک کر دیا تھا تو اعلان اوّل دیتے ہوئے کیوں نہ اس خطرہ پر کامل غور کیا گیا - افسوس ہے کہ ہم مسلمان نہیں جانتے کہ جلسوں کے اشتہارات اور پروگرام پبلک سے ایک قسم کا معاہدہ ہوتا ہے - پھر اسے بے سوچے سمجھے جاری کرنا اور بار بار بدلنا ایسا ایک اخلاقی جرم ہے جو ناقابل معافی ہے - خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا پر کہ جماعت

دلیل العرفان
بجواب
اہل القرآن
مولوی عبد اللہ
چکڑ الوی
قرآن ...
مفصل ...
ناٹکا کا م
جواب ...
دیدہ ...
قیمت
جلد ...
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کو علیٰ ہٰذا ایڈیٹر اہلحدیث کو خصوصاً ندوہ سے دلی ہمدردی ہے اسلئے مثل سابق چند ایک تجاویز پیش کرنے کی معافی چاہی جاتی ہے - چونکہ ہمیشہ ندوہ کے جلسوں پر علماء حنفیہ کیطرف سے کسی نہ کسی پیرایہ میں فساد ہوتا رہتا ہے - ادہر اہلحدیث کو بھی پورے حقوق نہیں ملتے - اسلئے اگر مناسب ہو تو عام اعلان کر دیا جائے - کہ آئندہ کو سوائے علماء حنفیہ کے کسی مذہب کے عالم کو شریک نہ کیا جائیگا - بلکہ ندوۃ العلماء کی بجائے ندوۃ الحنفیہ نام رکھا جائے اور اگر یہ تجویز ندوہ کے سابقہ اصولوں کے خلاف ہو - تو پھر جھجک جھجک کر کام نہ کریں بلکہ بلند علماء اہلحدیث کو شریک کیا جائے ارکان انتظامیہ ندوہ کی روز بروز کمی ہوتی جاتی ہے - یہانتک کہ جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی بھی کسی وجہ سے علیحدہ ہیں دجوہ ہمیں معلوم ہیں مگر ہم ابھی ان کا بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ دونوں فریقوں کی اس میں ہتک ہے پس آئندہ کو ندوۃ العلماء اہلحدیث کے علماء جناب مولوی سید عبد السلام صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم مغفور دہلوی - جناب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی - جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری - جناب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی - جناب مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی - جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپوری - جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری - جناب مولوی محمد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ لودہانہ وغیرہ) کو ارکان انتظامیہ میں شریک کریں - اگر ان میں سے کوئی صاحب از خود شریک نہ ہوں تو انکی جگہ کوئی اور ہو سکتا -

دوسری تجویز یہ ہے کہ ندوہ اپنا اجلاس سالانہ اول تو کرے ہی نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً کیا کریں - اور اگر کرے تو مثل انجمن حمایت اسلام لاہور کے اپنے ہی صدر مقام پر کرے -

تیسری بڑی ضروری تجویز یہ ہے کہ جلسہ کو مثل جلسہ حمایت اسلام لاہور و دیگر انجمن ہائے اسلامیہ کے بلا ٹکٹ عام کیا جائے - اگر علماء کے کسی خاص مشورہ کی ضرورت ہو - تو نوٹس دیکر بشرکت کوتوال شہر خاص مشورہ بھی کیا جائے تو حرج نہیں مگر ٹکٹ وغیرہ کا اس میں کھیڑا نہو - بلکہ صرف تعارف اور معمولی بات چیت اور دردمندی کا اظہار یا کوئی مفید تجویز - پھر دیکھیں کہ ندوہ کیسے سرسبز ہوتا ہے -

ارکان ندوہ اس بدظنی کا اندازہ نہیں کر سکتے جو بوجہ ٹکٹ کے عوام میں پیدا ہوتی ہے - ندوہ کا نفس نفیس ہی بذاتہٖ اپنی حمایت میں تعلیم جدید بلکہ خود گورنمنٹ ہے - مگر چونکہ مذہبی مجلس ہے اسلئے گورنمنٹ کا فرض نہیں کہ اسکی امداد پر کمربستہ ہو اور نہ ندوہ کو گورنمنٹ سے کسی خاص امداد کی توقع کرنی چاہئے -

بیہودہ شکایت کیونکہ گورنمنٹ انگریزی کوئی مذہبی گورنمنٹ نہیں بلکہ اپنے کاموں کے نتیجے میں لاکر ایسے طریق سے کیا کریں جس سے مسلمانوں کو ندوہ کی طرف نور رغبت ہو

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم - تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

بعد جلسہ ندوۃ العلماء کے اہلحدیثوں کے شوق سے خاکسار کے دو لیکچر ہوئے لیکچروں کا مضمون تھا اسلام اور آریہ سماج اشتہار میں لکھا گیا تھا - کہ لیکچر کے مضمون پر کوئی آریہ صاحب اعتراض کرنا چاہیں گے تو موقع دیا جائیگا چنانچہ چند ایک آریہ آئے اور ایک بڑے لالہ صاحب کھتری بھی ہوئے - مگر یہ پیچ لگائی کہ سوال وجواب تحریری ہوں - جواب دیا گیا کہ لیکچر تقریری ہے جس پر اعتراض وجواب بھی تقریری ہونگے - اور یہ سماج کا بھی قاعدہ ہے کہ دہرم چرچہ میں تحریر نہیں ہوتی - پانچ پانچ منٹ کا وقت ہے اس میں کیا تحریر ہو کیا نقل ہو کیا سنایا جائے - کیا لکھا جائے - اسلئے اگر آپ کو کوئی سوال ہے تو زبانی کرو - مگر آریوں نے آخر تک نہ مانا لیکچر میں جناب مولوی غلام نبی صاحب قصوری اور جناب مولانا حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ دار العلوم ندوۃ العلماء بھی تشریف رکھتے تھے - جناب مولوی غلام محمد صاحب نے ارکان ندوہ کی طرف عدم شرکت کا عذر کیا اور نصف گھنٹے تک وعظ بھی فرمایا -

بنارس

میں ابکی دفعہ ہندو کالج بھی دیکھا گیا - جو ایک امریکن لیڈی اینی بیسنٹ کی کوشش سے قائم ہے - کالج کی عمارت نہایت خوشنما ہے - مگر علی گڈھ کالج سے اسے کوئی نسبت نہیں - ہاں ایک بات قابل یا موجب فخر اس کالج میں ایسی ہے جو علی گڈھ کالج کو نصیب نہیں اور نہ نصیب ہو سکتی ہے اور نہ اسکو زیبا ہے وہ کیا ہے؟ وہی ہندو مذہب کا پوتر معبود مہادیو جی کا لنگ اور پاربتی کی بھگ کالج کے وسیع میدان میں دونوں کو نمایاں طور سے نصب کیا گیا ہے جو کالج سے علمی کالج ہونے کا سیاہ ٹیکہ اتار کر ہندو مذہبی کالج کے نام سے مزین کرتا ہے -

پھلواری

اب ہم اپنے ناظرین کو پھلواری شریف کی سیر کراتے ہیں - کلکتہ ہی میں ہمارے مکرم دوست جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کے بھائی مولوی ایوب صاحب اور صاحبزادہ حسن میاں نے پھلواری چلنے پر اصرار کیا - چنانچہ خاکسار بہمراہی جناب شاہ محمد عین الحق صاحب پھلواری پہنچا - یہ سنکر سنا کہ سجادہ نشین جناب شاہ بدر الدین صاحب ملنا چاہتے ہیں مگر قانون سجادہ نشینی کی پابندی سے خود نہیں آسکتے - اسلئے میں بھی یہ شعر پڑھتا ہوا پہنچا - کہ ع

ahmadimuslim.de

وہ نہ آئیں تو تو ہی چل اے عاجز + اس میں کیا بڑی شان جاتی ہے

سجادہ نشین صاحب بہت ہی متواضع روشن دماغ ہیں بخلاف صوفیا زمانہ کے آپ میں ایک وصف خاص ہے کہ آپ کو کتب اور اخبار بینی کا بہت شوق ہے یہانتک کہ لاہور کے چکڑالوی صاحب کی کتابیں بھی آپ کے پاس موجود ہیں۔ بلکہ مطالعہ بھی کر چکے ہیں مگر ایک بات بادب کہنے کی ہم اجازت چاہتے ہیں کہ حضرت کے مزاج مبارک میں جیسی اپنے منصب کی وضعداری کی پابندی ہے۔ اتباع سنت کی نہیں۔ مثلاً ملاقات کے وقت مسنون طریق تو یہ ہے کہ آنیوالا السلام علیکم کہے اور سننے والا وعلیکم السلام مگر حضرت کی درگاہ میں یہ طریق ہم نے نہیں دیکھا۔ بلکہ یہ دیکھا ہے کہ جب کوئی آتا تو لکھنؤ والوں کی طرح ہاتھ اور سر سے آداب بجالاتا۔ اور حضرت صاحب بھی اسی طرح نصف قد کھڑے ہو کر تعظیم دیتے۔ میں حیران تھا کہ الٰہی یہ تو یہ وضعداری ہے کہ کسی معزز سے معزز مہمان کو بھی جاکر نہ ملنا اور کہاں یہ بے حد تواضع جسکی شریعت بھی اجازت نہیں دیتی۔ اسلئے حضرت ممدوح کی خدمت میں بادب عرض ہے۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے مکتوبات متعلق اتباع سنت کو ملاحظہ فرمایا کریں خصوصاً وہ مکتوب جس میں حضرت ممدوح فرماتے ہیں:

"الآن آرزوئے نماندہ است الا آنکہ احیاء سنت کردہ آید از سنن نبویہ"

جب مشائخ ہی ایسے بیجا تکلفات کرینگے تو مریدین کیا کچھ نہ کرینگے۔ ؎

بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

بنارس کا ایک عجیب واقعہ لکھنا رہ گیا۔ ایک شخص کا بٹوا گر گیا جس میں ۱۸۔ اشرفیاں تھیں۔ اتفاقاً وہ کسی دوکاندار نے اٹھا لیا۔ جب مالک تلاش کرتا آیا تو نیک نیت دوکاندار نے بعینہ وہ بٹوا اسے دیدیا۔ مالک نے دو اشرفیاں اسکو انعام دیں مگر گھر پر جاکر از خود یا کسی کے بہکانے سے اس نے دعویٰ کر دیا کہ میری بٹوہ میں ۲۲۔ اشرفیاں تھیں ۴۔ اس نے رکھ لی ہیں۔ حاکم اصلیت سمجھ گیا۔ اس لئے اس نے فیصلہ دیا کہ یہ بٹوا جس میں ۱۸۔ اشرفیاں ہیں تمہارا نہیں یہ تو دوکاندار کو دیدو۔ اور اپنا بٹوا جس میں ۲۲۔ اشرفیاں ہیں تلاش کرو جہاں کھویا ہے۔ بالو واہ!

کلجگ نہیں کرجگ ہے یہ یہاں دن کو دے اور رات لے ؎

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

بنارس میں رہ کر مسلمانوں کی شومئ قسمت کا یقین اور بھی زیادہ ہو گیا۔ پنجاب میں تو ہم محرم کے تعزیوں ہی کو روتے تھے مگر بنارس اور لکھنؤ وغیرہ مقامات پر شہادت کی چہلم بھی بڑے زور وشور سے ہوتی ہے الامان والحفیظ ہزاروں روپیہ اس قوم کا اٹھتا ہے جس قوم کو دشمن لوگ محتاج اور [illegible] کہتے ہیں واللہ ایسی فضولیاں دیکھ دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے۔ ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ بایا داریم + وائے گر از پس امروز بود فردا۔

امرتسر میں آمین کا مقدمہ

از حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت السنہ

امرتسر میں آجتک اس قسم کا مقدمہ نہوا تھا۔ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی کثرت ہے تو مساجد بھی انکی اپنی بہت ہیں۔ مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی جو تمام عالم کے مسلمانوں پر تقسیم ہو رہی ہے امرتسر اس سے بے نصیب کیسے رہ سکتا تھا۔ کڑہ رامگڑھیاں میں ایک مسجد ہے جہاں چند ایک اہلحدیث ہیں۔ باقی حنفی کچھ مدت سے آپس میں ملے جلے نمازیں پڑھتے تھے آمین بالجہر بھی کرتے تھے۔ نہ کوئی فساد تھا نہ کوئی رنج کہ یکایک برادران حنفیہ کو جوش آیا اور اہلحدیثوں کو نکالدیا ان میں سے ایک نے حفظ امن کی درخواست دی مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ سردار جیون سنگھ صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ہاں پیش ہوا۔ سردار صاحب نے فریقین سے کہا کہ اپنے اپنے مولویوں کو لاؤ چنانچہ ۲۰۔ اپریل کو اہلحدیث کی طرف سے جناب مولوی احمد اللہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب اور حنفی بھائیوں کی طرف سے مولوی عبدالصمد صاحب پیش ہوئے جنسے مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک زمانہ میں علم غیب پر مباحثہ ہوا تھا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے عدالت میں جاکر حاکم کے آنے سے پہلے کئی ایک آدمیوں سے مصالحت کی بابت کہا۔ یہانتک کہ مولوی محی الدین صاحب حنفی کی وساطت سے مولوی عبدالصمد صاحب کو بھی کہلوایا کہ آپس میں فیصلہ کر لیجئے مگر مولوی عبدالصمد صاحب نے جواب دیا کہ اب آپس میں کیا ہوگا۔ عدالت ہی فیصلہ کریگی۔ آخر کار عدالت میں پیش ہوئے تو سردار صاحب نے محض نیک نیتی سے فرمایا کہ میں نے آپ لوگوں کو اسلئے بلوایا ہے کہ ان لوگوں کی مصالحت کرا دیں۔ پس آپ لوگ خوب کوشش کرکے ان میں مصالحت کرا دو۔ چنانچہ سردار صاحب کے حکم کے مطابق تینوں مولوی صاحبان ایک محفوظ مکان میں بغرض مصالحت بیٹھے۔ خاکسار بھی وہاں جا حاضر ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا معاملہ بالکل سہل ہے ہر ایک فریق اپنے اپنے مذہب پر عمل کرے۔ اہلحدیث کے مذہب میں آمین بالجہر کہنا سنت ہے وہ بالجہر کہیں حنفیوں کے مذہب میں گو بالجہر کہنا سنت نہیں۔ مگر سننا حرام بھی نہیں۔ پس دونوں فریق اپنے اپنے مذہب پر رہیں۔ اسی کی تائید جناب مولوی احمد اللہ صاحب نے بھی فرمائی

مگر مولوی عبدالصمد صاحب حنفی نے فرمایا آمین بالجہر سننے سے حنفی کی نماز میں قصور آتا ہے کیونکہ خشوع میں فرق آجاتا ہے۔ اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کوئی نقلی روایت اس دعویٰ پر فرمائیے۔ فرمایا یہ تو بدیہی ہے بدیہی پر کیا روایت۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کسی علم کے مسائل بدیہی نہیں ہوتے۔ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ علاوہ اسکے مکہ شریف میں جب شافعیوں کے ساتھ حنفی شریک ہو کر نماز پڑھتے ہیں تو کیا وہاں خشوع نہیں جاتا؟ اسکا جواب مولوی عبدالصمد نے دیا وہ شافعی کے مقلد ہوتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا گو وہ مقلد ہیں مگر فعل تو وہی ہے جو یہاں مخل خشوع ہے۔ پھر وہاں کیوں نہیں۔ غرض اسی قسم کی باتیں خوب ہوئیں آخر کار اہلحدیث علماء نے تو یہی لکھا کہ ہر ایک فریق اپنے اپنے مذہب پر عمل کرے مگر حنفی مولوی صاحب نے لکھا کہ چونکہ آمین بالجہر حنفی مذہب میں منع ہے اہلحدیث جب حنفیوں کی جماعت میں شریک ہوں تو آمین بالجہر نہ کہیں اور جب اکیلے پڑھیں ذکر لیا کریں۔ چنانچہ تینوں علماء کی رپورٹ حاکم کی خدمت میں بھیجی گئی۔

ناظرین انصاف اس امر پر غور کریں کہ کون فریق دوسرے پر ناحق کا دباؤ خلاف مذہب ڈالتا ہے۔ اور کون انصاف سے کہتا ہے کہ اگر تم ہمارے مذہب پر عمل نہیں کرتے تو نہ کرو۔ مگر ہمیں کیوں تنگ کرتے ہو۔ گروہ فریق ثانی پابند ہے کہ ہم تو نہ کرینگے نہ کرنے دینگے۔ اس ظلم اور بیجا ضد کا اندازہ ناظرین خود ہی لگالیں۔

آخر کار عدالت میں جب تینوں علماء کی رائیں پیش ہوئیں تو عدالت نے راضی نامہ لکھوایا کہ اہلحدیث الگ نماز پڑھیں تو بیشک جسطرح چاہیں کریں۔ لیکن اگر حنفیوں کی جماعت میں ملکر پڑھیں تو آمین بالجہر کہیں مگر بہت بلند نہ ہو۔ بہت خوب مگر یہ تجویز بھی کوئی قانونی تجویز نہیں۔ بلکہ ایک مصالحت کی صورت ہے ورنہ قانون نے برابر تمام حقوق دے رکھے ہیں اور چیف کورٹ اور ہائیکورٹ کے فیصلے موجود ہیں کہ جتنی بلند آواز سے اہلحدیث کا مذہب ہدایت کرتا ہے کہیں۔ مگر چونکہ مسلمانوں میں مقدمہ بازی کوئی خوش آئند نہیں اہلحدیث جتنے پر مصالحت ہوئی بحکم الصلح خیر ہم بھی اسی پر خوش ہیں امید ہے کہ امرتسر کے حنفی علماء آئندہ کو ایسی مقدمہ بازی تک نوبت نہ پہنچنے دیا کرینگے۔ خدا مسلمانوں کو نیک توفیق دے۔ (حکیم محمد الدین از امرتسر)

میرے سماجی دوستو!

نمسکار۔ ذرا اس سوال کا وید سے جواب دیجیو گا۔ ارتھیش دھرم شاستر سے نہیں چلیگا

سوال۔ فرض کرو کسی مہاشہ کی ایک عورت تین چار آدمیوں سے زنا کراتی ہو جسکا علم اس مہاشہ کو اب پورے طور سے ہوگیا۔ پس دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں وید کا کیا پرمان ہے؟ اسکا شوہر اسکو طلاق دے۔ یا چپکا بیٹھا تماشہ میں مصروف رہے مگر یہ بھی واضح رہے کہ تین چار بچے بھی رکھتی ہے نیوگ کی بھی حاجت نہیں تمہارا مسافر بیکار بازگالیاں نہ دیگا۔ مگر جواب بھی عنایت ہو تو جانیں۔ ۹۔

ہم بھی ہیں سینہ سپر قتل کو تیار رہو سو ہو ۔ آج دیکھیں کاٹ تیری ابروئے خمدار کا

راقم سماجیوں کا پرانا متر محمد عبدالہادی ہلسوی عظیم آبادی

کرشن قادیانی کی دھوکا دہی

روایت ہے بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بیشک اتریگا تم میں ابن مریم حکم کرینگے۔ عدل کرینگے۔ توڑینگے صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو۔ اور موقوف کرینگے جزیہ لینا۔ ایک حدیث صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ یوں بھی آئی ہے۔ واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا فلیکسرن الصلیب یعنی قسم ہے خدا کی البتہ اتریگا عیسیٰ ابن مریم حاکم ہو کر انصاف کریگا پس البتہ توڑ دیگا صلیب کو۔ ان حدیثوں میں مخبر صادق نے خدا کی قسم کھا کر اترنا عیسیٰ علیہ السلام کا بیان کیا۔ چند باتیں ان حدیثوں کی قابل غور ہیں (۱) رسول خدا کا عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کیواسطے قسم کھانا۔ دیکھو مرزا صاحب کیواسطے (۲) عیسیٰ ابن مریم کیواسطے کیسی الفاظوں میں امت کو جتلانا (۳) حکم کرنا عیسیٰ علیہ السلام کا انصاف و عدل کے ساتھ امت محمدیہ کو دیکھو روٹی کمانے کے واسطے مرزا صاحب کی طرح (۴) توڑنا صلیب نصاریٰ کا جس صلیب کو نصاریٰ پوجتے اور شرف سمجھتے ہیں دیکھو مرزا صاحب کی جھوٹی تاویلیں اور نئی گھڑنت (۵) قتل کرنا خنزیر کا وہ خنزیر جسکو کل بنی آدم خنزیر سمجھتے ہیں (۶) ناجائز ہونا جزیہ کا۔ جزیہ کا ناجائز ہونا تو مرزا صاحب کے کچھ مفید نہیں۔ رہا صلیب کا توڑنا رسول خدا کا الفاظ ابن مریم کا بیان کرنا اور امت کو تین قسمیں کھا کر دلانا۔ خنزیر کا حقیقتاً قتل کرنا اور صلیب وہ صلیب جسکو آنحضرت کے وقت میں صلیب کہتے تھے۔ وہ مراد ہونا البتہ قابل غور ہے۔ کیا مرزا صاحب اپنی نسبت اتنی باتیں حقیقتاً ثابت کرسکتے ہیں کہاں ہیں سے حقیقت میں یہ کام دنیا میں آکر پورے کئے۔ ویسے تو ہمارے ناظرین اخبار اہلحدیث کو ہمیشہ اور ہر ہفتہ مرزا صاحب کا فوٹو کھنچا ہوا دکھاتے ہونگے۔ مگر چند باتیں بزہ بھی آپ کی ذات ستودہ صفات سے دریافت کرنا قابل صواب سمجھتا ہے۔ بہتر اس کے کہ میں کچھ کہوں یہ بات قابل غور ہونا چاہئیے کہ کلام کے

کارخانہ فرحت
قنوج
اگر آپ کو عمدہ تیل و عطر
تو قنوج کے مشہور
فرحت افزا نسیم
روح خوش ہو جائیگا
طلب کرنے پر
مختصر فہرست
نام عطر | قیمت
گلاب ۶/
کیوڑہ ۶/
موتیا ۶/
حنا ۶/
چنبیلی ۶/
مشک عنبر ۶/
مدمت ۶/
باندی ۶/
قفس ۶/
ناگر تیل
المشتہر
مینیجر کارخانہ

ahmadimuslim.de

معنے کرنے میں ہمیشہ دو حال ہوا کرتے ہیں - ایک حقیقی - دوسری مجازی یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب معنے حقیقی نہ بن سکیں اُسوقت مجازی معنے کئے جاتے اور ویسے بھی حقیقت مقدم ہوتی ہے مجاز پر - اب مجازی معنے بہت سے ہیں - چنانچہ انہیں سے ایک معنے استعاری بھی ہوتے ہیں - تمام مرزا صاحب کا استعاری حالت کا ظاہر ہونا - ناظرین جان سکتے ہیں کہ حقیقت سے کچھ غرض نہیں مگر دہوکہ دینے کو اسطرح مجازی معنے خواہ مخواہ استعمال کرتے ہیں - کیا مرزا صاحب ظاہر الفاظ سے کر سکتے ہیں فلاں فلاں مقام پر صلیب کی تکسیر کی - کیا خنزیر کا قتل کرنا ظاہر طور پر مرزا صاحب ثابت کر سکتے ہیں - ہرگز نہیں - اگر مرزا صاحب نے قتل خنزیر مراد رکھا ہے تو استعارۃً اور تاویلاً کسی دوسرے پہلو سے مان رکھا ہے [redacted]

کا ماں کی نسبت سے کلام خدا و رسول میں الفاظ ابن مریم سے ظاہر و بیّن ہونا کیا معنے رکھتا ہے - اگر حدیث کے راوی باپ کا نام بھول گئے تھے - تو کیا خداوند کریم بھی بھول گیا تھا - کہ انکو ماں کے نام سے مشہور کیا - اور باپ کے نام کو چھپایا نعوذ باللہ یا تو مرزا صاحب کہدیویں کہ کلام خدا و رسول میں غلطی واقعہ ہوئی ہے - یا صاف الفاظ میں اپنی غلطی کا اقرار کریں - افسوس تو ہم کو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہمیشہ دعاوی میں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں - اسپر خود انکی تحریر قدیم و جدید شہادت دے رہی ہے کہ وہ ہمیشہ پبلک کے دہوکہ دینے کو اسطرح استعارہ اور مجاز اختیار کیا ہی کرتے ہیں - ان ہر دو حدیث کے معنے اگر لفظی ہی کر کے عوام الناس کو سنائے جائیں تو سبکو یقین ہو جاویگا کہ بیشک ابن مریم جنکا ذکر قرآن پاک میں ہے مراد ہیں اور مرزا صاحب ہرگز ہرگز مراد نہیں ہو سکتے - مگر چند مولوی جو مرزا صاحب کے گرویدہ ہیں وہ کیوں بجز جان بوجھکر مرزا صاحب کے جال تزویر میں آگئے - یقین ہے کہ ہمارے ناظرین ان حدیثوں کو غور سے پڑھینگے - اور مرزائی دوستوں کو سمجھاوینگے -

راقم محمد شفیع الحسن سکندر آبادی

قابل توجہ افسران محکمہ ڈاک

سرکاری محکموں میں یہ محکمہ ایسا ضروری اور مفید ہے کہ گورنمنٹ نے بھی جسقدر اس میں اہتمام کیا ہے - اور حکام اعلیٰ نے جسقدر توجہ دیتے ہیں کسی پر کسی سے مخفی نہیں ہے - مگر افسوس کہ اہل اخبار و رسائل و نامہ نگاران جنکا تمام تر تعلق محکمہ ڈاک سے ہے - اسقدر نالاں رہتے ہیں جسکی کوئی حد نہیں - ہم اپنے ذاتی تجربہ اور محدود تعلقات پر کہہ سکتے ہیں کہ حکام بالا دست نے ہماری شکایتوں کو اس قابل ہی نہیں رکھا کہ اُس پر کوئی خاص توجہ کی جائے - شاید ہی کوئی مہینہ ایسا گذرتا ہو جسمیں ہمیں پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت نہ کرنی پڑتی ہو اور خون جگر نہ پینا پڑتا ہو - ہم تو آسانی ایک پائی خرچ کر کے مطبع میں اطلاع کر سکتے ہیں اور مجبوری کہتے ہیں - مگر ہمارے ایسے ہزاروں خریدار ہیں سب کی ہی ناگفتہ بہ حالت ہوگی پھر کارخانہ اسقدر کثیر پرچہ مکرر کہاں سے فراہم کر سکتا ہے - آخر اسکا نتیجہ یہی ہے کہ ہم کارخانہ کو بے مروت و بے حمیت کہیں اور کارخانہ ہمکو بے ایمان اور جھوٹا سمجھے کیونکہ ہم سے ممکن ہے کہ وہ بدگمان ہو اور خیال [redacted] کر دیتے ہوں - یا چٹھی رسان عمداً یا سہواً دوسروں کو دے دیتے ہوں وہ سمجھتے ہیں - کہ اخبار رجسٹری تو ہے نہیں جسکی جوابدہی ہے - یہ تو پرچوں کی حالت ہے اب ہماری نامہ نگاری کی کیفیت سنئے - متعدد تحریریں میں نے بغرض اشاعت بذریعہ پیڈ خطوط کے بھیجیں بعد انتظار کافی مجھے یقین ہو گیا - کہ وہ کل تحریریں ضائع ہو گئیں - بعد ازاں میں نے اُن سب تحریروں کو بذریعہ پیکٹ بک روانہ کیں اُس میں بھی اکثر ضائع ہوئیں تحریر سے اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے معلوم ہوا کہ صرف میری ایک تحریر انکو ملی ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اعزہ و اقارب کے خطوط وغیرہ نہایت بدخط و ناخواندہ یہانتک کہ ہم بمشکل پڑھ سکتے ہیں - وہ کہیں ضائع نہیں ہوتے - جسقدر بکھیڑے ہیں صرف اخباری کے متعلق ہیں اور ہم کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ پیڈ لفافہ بطمع ٹکٹ جو مطبع سے آتا یا جاتا ہے چھپی سا... تلف کر دیتے ہیں یا تحریریں بنظر ملاحظہ مضامین وغیرہ بعض کلرک صاحب کی نذر ہوتی ہیں جسکو باعث ہماری کل تحریروں کو جو تلف شدہ ہیں کر بذریعہ رجسٹری کارخانہ میں بھیجنا پڑی - یہ دکھ درد کی کہانی جیسی تحریر ہے جو پانچ تلف شدہ تحریروں کے ساتھ رجسٹری ہوئی ہے - افسوس ہے کہ اہلکاران ڈاک اپنے فرائض منصبی کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے جس سے ہمیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتی ہے - اگر جناب صاحب

ahmadimuslim.de

پوسٹ ماسٹر بغدادی چشم نمائی کرتے تو غالباً ہماری تکلیفیں کم ہو سکتی ہیں یا یہ مصیبت ہم
لوگوں پر سے ٹل سکتی ہے مگر افسوس اگر ہم شکایت کرتے ہیں تو شکایت کرنے پر
وہاں سے ایسا نادم آتا ہے کہ اسکو بھرتے بھرتے ہم تھک جائینگے - وہ ہرگز پورا نہوگا
اس کو دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکی تحقیقات اس قدر گرما گرمی اور شور و زور سے
ہوگی کہ گویا وہ چار مہینہ ہو گیا ہے - مگر ہوتا ہواتا کچھ بھی نہیں اور سوائے رونے دھونے کے
کے چارہ اخبار ہی میں کیا ہے افسوس کہ ہمارے آہ و نالوں کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا -
لہیں نہیں ہماری گورنمنٹ و حکام رعایا پرور ضرور ہیں تکو شکایت کا موقع نہیں
دینگے - ہم کو اپنا کام کئے جانا چاہئیے ؎
آمد و شد کو تو جاناں سے نہ تا بد بازآ + مہرباں آکمن کبھی وہ ماہرو ہو جائیگا

جاپان میں اشاعت اسلام ہو یا ہند میں

بسلسلہ سلسلہ اسلام

اگر اس جگہ کے مسلمانوں کی جہالت اور ضلالت کی کیفیت اگر لکھنا چاہیں تو اس کے لئے
ایک دفتر درکار ہے - صلوٰۃ و صوم کی پابندی تو درکنار انکو نام بھی مسلمانوں کے سے نہیں -
انکی نسبت ہمارے معزز دوست منشی غلام محمد صاحب زمیندار سوداگر شال کے دو خطوط
اخبار ضیاء الاسلام امرتسر مطبوعہ یکم مارچ میں شائع ہوئے تھے - اور امید تھی کہ جاپان
وغیرہ غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے حامی ان خطوں کو ملاحظہ کرکے بجائے جاپان کے
پہلے اپنے ملک (خصوصاً ضلع پورنیہ) کے مسلمانوں کی اصلاح کیطرف توجہ دینگے - مگر افسوس
کہ ہماری یہ تمنا خاک میں ملگئی جبکہ اس کے بعد بھی ہم دکن وغیرہ بعض اسلامی پرچوں کو
ایسی امر ہی پر سرد مہری ہوئی دیکھتے ہیں - بار الٰہا خدا اپنی درماندہ قوم پر رحم فرماکر سعادت
دارین حاصل کریں - (خاکسار رجب علی سوداگر شال از مدہولی ضلع پورنیہ)

ایک مرزائی کی توبہ

ماہ فروری ۱۹۰۶ء میں اتفاقاً میری کم بختی جو آئی تو یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا ایک
الہام اخبار الحکم میں پڑھا کہ اب میرا وقت نزدیک آگیا - میرے دل میں وسوسہ
پڑگیا کہ اب مرزا صاحب کا آخری وقت ہے ایسا نہ ہو کہ میں محروم رہ جاؤں -
میں نے اس خیال کے آتے ہی بلا سوچے سمجھے بیعت کا خط لکھدیا - جسکا مضمون یہ
تھا - کہ مجھے کوئی دنیا کی ہوس نہیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ روحانی فیض حاصل ہو اور قرآن
شریف کے معارف مجھ پر کھل جاویں - اسوقت سترہ سپارے ختم کر چکا ہوں - وہاں سے
جواب آیا کہ تقوےٰ اور طہارت میں کوشش کرو - اب جسوقت میں نے بیعت کا خط لکھا
اس روز سے میری یہ حالت ہوئی کہ وہی بے قراری اور اضطرابی - میں پہلے نقشبندی

... کی بیعت میں تھا اور میرا قلب جاری تھا - وہ بھی بند ہو گیا - اور وہ جو اسرار
... دیکھا کرتا تھا - بند ہو گئے - اور قرآن شریف کے پڑھنے سے بھی جو جذب
... لذت نماز میں یا رات کے جاگنے میں ملتی تھی - وہ بھی نہ رہی کیوں رہتی
... دجال والے تھے - چنانچہ ۱۱ - ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء کی درمیانی رات
... دیکھتا ہوں - کہ میں ایک ایسے مکان میں ہوں جو بہت روشن ہے - اسکی
... ایک مکان ہے جسمیں ایک چراغ ہلکا سا ٹمٹماتا ہے - میں اس روشن
... نکلا اور ایک گنجان شہر میں ہوں - وہاں سرگردان اور حیران ہوں کہیں کوئی
... نہیں ملتا - آخر پھرتا پھرتا باہر کی طرف آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کھنڈرات سے
... ہیں کچھ مقبرے بھی ٹوٹے ہوئے ہیں - ایک طرف ایک زمین تردد کی ہوئی ہے
... جگہ ہے جہاں سے دور معلوم ہوتا ہے - وہاں سے پیچھے نظر کرکے اس شہر
کو دیکھا ... تو اس شہر میں بھی اجاڑ نظر آتی ہے - اور مکانات بھی سنسان معلوم ہوتی
ہیں ... بانگ آئی میں نے خیال کیا کہ مرزا صاحب کی بیعت سے میرا نور
ایمان جاتا رہا ہے - اسی وقت آنکھ اپنے عقیدہ سے توبہ کی اور ایک خط فسخ
بیعت کا ... آج ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو لکھدیا - استغفار کرتا
ہوں - تمام مومن بھائیوں سے میری عرض ہے کہ میرے حق میں دعا فرماویں -
کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہی تسلی جو میرے دل میں تھی عطا فرماوے - اور سابقہ
عنایات سے ممتاز کرے - (راقم محمد امین مدرس از ... ضلع سیالکوٹ)

اڈیٹر - آپ کی طرح کئی ایک مرزائی بھی اپنے خوابوں پر اعتماد کرکے
مرزا سے بیعت کرلیتے ہیں مگر قرآن مجید اس اصل ہی کو غلط فرمایا ہے اِتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم
مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ خوابوں پر کسی دینی مسئلہ کی تحقیق کا انحصار
سمجھنا ضمناً اپنے دعوےٰ نبوت کے برابر ہے - خیر بہرحال آپ کا خواب مرزائیوں کے
خوابوں کے لئے آہن با آہن زد کا مصداق ہے -

تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بطریق جدید نہایت ہی لطیف پیرایہ میں لکھی گئی ہے
زمانہ حال کے الحاد و ارتداد کا کافی علاج ساتھ ساتھ
کیا گیا ہے - جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت عہ جلد دوم سورہ آل عمران و نساء عہ
جلد سوم - مائدہ - انعام و اعراف عہ - جلد چہارم تا سورۃ نحل ۱۴ پارہ عہ
چاروں جلدوں کی خریداری کیساتھ رسالہ تقابل ثلاثہ مفت ملیگا
تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ عہ
المشتہر مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فتویٰ

سوال نمبر ۹۴ - اس سود کی تشریح کی ضرورت ہے جو مذہب اسلام کے ہر فرقہ کے رو سے دینا لینا جائز نہیں (خریدار نمبر ۵۴۴۳ از کوٹہ ریاست)

جواب نمبر ۹۴ - قرآن شریف میں تو یہی حکم ہے ذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا یعنی جو کچھ سود تمہارا کسی کے ذمہ باقی رہ گیا ہو۔ اسے چھوڑ دو - یہ بھی فرمایا فَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ یعنی اگر تم توبہ کرو تو صرف اصل مال تمہارا حق ہے۔ اسکے علاوہ زیادہ تشریح کسی صاحب کی سمجھ میں آوے تو مطلع کرے کہ جب [illegible] غور کیا جائیگا۔

سوال نمبر ۹۵ - مسمی محمد بخش کی ایک منکوحہ عورت عائشہ [illegible] اسکے فرزند و دختر بھی ہیں - محمد بخش نے ایک اور بیوہ عورت [illegible] اور وہ محمد بخش فوت ہوگیا ہے - اب انکی وراثت سے عورت [illegible] علاوہ مہر کیا حق ہے بذریعہ اخبار تحریر فرماویں۔

آپ کا خادم خریدار نمبر ۶۵۰

جواب نمبر ۹۵ - اگر دونوں عورتیں زندہ ہیں تو ہر ایک کو سولہواں حصہ یعنی ہر ایک عورت کو علاوہ مہر مقررہ کے فی روپیہ ایک آنہ ملیگا - اور اگر ایک زندہ ہے تو فی روپیہ ۲ آنہ اسکو ملیگا۔

سوال نمبر ۹۶ - بندہ بضرورت بمبئی روانہ ہوا جہاں کہ [illegible] بعد نماز فرض کے امام کے ساتھ دعا نہیں مانگتے۔ نہ امام مقتدیوں کے ساتھ۔ اکیلے اکیلے دعا مانگتے ہیں۔ میں نے مولوی محمد جعفر سے کہا انہوں نے کہا کہ امام کیساتھ مقتدیوں کا دعا مانگنا اس ہیئت کذائی سے ثابت نہیں بلکہ امام ابن تیمیہ نے بدعت لکھا ہے اور میں نے بزرگان سلف جناب میاں نذیر حسین و نواب قطب الدین خاں دہلوی رشید احمد و مولوی محمد قاسم صاحبان مرحومین و دیگر علماء کو مقتدیوں کے ساتھ دعا مانگتے دیکھا ہے۔ سوائے اسکے سورۃ فاتحہ کے بعد امام کے ساتھ آمین کہتے ہیں اور دعاء قنوت کیساتھ امام کے پیچھے سب آمین کہتے ہیں۔ اوقات دعا میں بعد فرضوں کے قبولیت کا ذکر آیا ہے براہ خدا جواب بذریعہ اخبار تحریر فرمائیے۔

عبداللطیف ظریف تاجر کتب بڑودہ محلہ سوداگر [illegible] مسجد

جواب نمبر ۹۶ - احادیث میں اتنا تو ذکر آتا ہے کہ بعد فرضوں کے دعا قبول ہوتی ہے - یہ بھی آتا ہے کہ ذکر و دعا کے وقت [illegible] قبولیت ہے یہی وجہ ہے کہ عیدگاہ میں حائضہ عورتوں کو بھی شریک ہونے کا حکم دیکر فرمایا کہ يشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم یعنی حائضہ عورتیں مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں - اس سے معلوم ہوا ہے کہ دعا جماعت کی بہ نسبت انفرادی بالقبول ہو سکتی ہے - اس مسئلہ میں حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم مغفور کا بھی ایک فتویٰ ہے جو کتاب میزان الاعتدال کے اخیر پر لگا ہوا ہے۔

سوال نمبر ۹۷ - ذوی القربیٰ کون لوگ ہوتے ہیں - ماں کے علاقہ دار کہاں تک اور باپ کے علاقہ دار کہاں تک - اور ان لوگوں کو کتنا حصہ دینا چاہئے اور ذوی القربیٰ کی تشریح فرمائیے۔

سوال نمبر ۹۸ - ایک شخص نے قبل از فصل کے روپیہ دیکر فصل پر اجناس خرید کیا - مثلاً اسوقت فی روپیہ دس سیر ہے اور فصل پر بیس سیر کے حساب سے لیا تو یہ سود میں داخل ہو گیا - مثلاً بجنسہٖ آج ایک زراعت کنندہ کو ایک من گندم دیا اور فصل پر دو من لیا تو اسکا شمار سود ہو گیا۔

سوال نمبر ۹۹ - چچیری ہمشیرہ کی بیٹی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۰۰ - اذان شریف میں جو کان میں انگلیاں رکھکر کہتے ہیں - یہ کیا وجہ ہے اور اگر کانوں میں انگلیاں نہ رکھے تو درست ہے یا نہیں۔

فقیر محمد مشن والا [illegible] معرفت [illegible] آباد ضلع شولاپور

جواب نمبر ۹۷ - حدیث شریف میں آیا ہے اپنی نسب سے اتنے رشتے یاد کر لیا کرو جنسے سلوک کر سکو اسکی تعیین نہیں کہ ایک پشت تک ذوی القربیٰ ہیں یا دو تک ہاں الاقرب فالاقرب یعنی قریب بعید سے زیادہ مستحق ہے مثلاً دادا کی نسبت باپ زیادہ حق رکھتا ہے اور پردادا کی نسبت سے دادا زیادہ احسان کا حق رکھتا ہے وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ

جواب نمبر ۹۸ - سود ہے - ہاں اگر پیشگی بھاؤ مقرر کرکے تعیین جنس روپیہ دیا جائے خواہ وہ بھاؤ موسم سے زیادہ ہی ہو - تو بھی جائز ہے جسکا نام سلم ہے۔

جواب نمبر ۹۹ - چچیری بہن خود جائز ہے تو اس کی لڑکی کیوں جائز نہیں - جائز ہے - شرعی مخالفت نہیں۔

جواب نمبر ۱۰۰ - اسکی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انگلیاں کانوں میں رکھنے سے آواز دور تک جاتی ہے - نہ رکھے تو خلاف سنت ہے۔

سوال نمبر ۱۰۱ - خالد نے بکر کی وراثت سے جو بصیغہ سود کی آمدنی رکھتا تھا وفات کے بعد حصہ پایا - اگر خالد اس مال موروثی کو جو اسکو بکر کی وراثت سے ملا ہے فرائض دینی - زکوٰۃ وغیرہ میں صرف کرے تو آیا وہ فرائض سے سبکدوش ہو سکتا ہے اور اگر خالد اس مال موروثی سے کوئی مسجد تعمیر کرا دے یا کوئی چاہ نصب کرا دے تو آیا مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے - اور چاہ کا پانی پینا جائز ہے یا نہیں - اور خالد کو

ahmadimuslim.de

اس مال سود وغیرہ کو کس جگہ صرف کرنا واجب ہے بینوا توجروا

احقر محمد عمر نقلنولیس از فیروزپور

جواب نمبر ۱۰۱ - اگر خالد مال متروکہ کو بڑی کوشش سے تمیز کرسکتا ہے کہ کتنا اصل مال ہے اور کتنا سود ہے تو وہ سود کو الگ کرکے باقی مال سے سب نیک کام کرسکتا ہے۔ سود سود دہندوں کو واپس کردے اور اگر ایسا نہیں کرسکتا۔ تو اندازاً ہی تمیز کردے۔ اور اگر ایسا بھی نہ کرسکے تو تمام مال فقرا و مساکین کو دیدے اور خود کو ایسے مشتبہ مال سے بچائے تو بہتر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے الحلال والحرام بین وما بینہما مشتبہات فمن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ یعنی حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان امور مشتبہ ہیں لیکن جو کوئی ان مشتبہ امور سے بچیگا وہ اپنے دین کو بچالیگا۔ ایسے روپیہ کی مسجد مشتبہ ہے۔ نماز پڑھنے سے فرضیت تو انشاء اللہ ادا ہوجائیگی۔ مگر مسجد کا ثواب نہ ملیگا۔ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب خدا پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۲ - کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث اس مسئلہ میں کہ اسماء صفات باری تعالیٰ عین ذات ہیں یا غیر ذات اور حادث ہیں یا قدیم اسکا جواب شافی بحوالہ آیات قرآنی و احادیث نبوی تحریر فرماویں۔ بینوا توجروا

حفیظ اللہ از بنارس

جواب نمبر ۱۰۲ - اسماء صفات شاید غلطی سے لکھا گیا ہے یوں چاہیئے تھا کہ صفات باری۔ خیر۔ مسئلہ ہذا میں قدیم الایام سے اختلاف چلا آیا ہے۔ چونکہ شریعت نے ہمکو اس میں کوئی تکلیف نہیں دی اسلئے اہلحدیث کا مسلک تو وہی ہے کہ ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل بخوان ای فضول

ہاں کتب مناظرہ کے لحاظ سے فقیر کی رائے صوفیا کے مشرب پر ہے کہ صفات باری عین ذات ہیں۔ بلکہ صفات کوئی الگ چیز ہی نہیں وہی ذات باری من حیث الانکشاف علم ہے وہی ذات بحت من حیث التکوین خالق ہے۔ یہی معنی ہیں اس روایت کے کہ کان اللہ ولم یکن معہ شئ علماء کرام اس مسئلہ کے متعلق اگر کچھ فرماویں تو بخوشی درج کیا جائیگا۔ پس خدا اور خدا کی صفات سب قدیم ہیں۔

سوال نمبر ۱۰۳ - زید گنہگار ہے نماز پڑھتا تھا کبھی قصداً اور کبھی سہواً اور کبھی غفلت سے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ مگر چند روز سے تائب ہوکر پابند نماز پنجگانہ ہوگیا ہے اور دریافت طلب یہ ہے کہ زید اس نماز فائتہ کی تلافی کس طور کرے یا بعد توبہ کرنے کے پہلے ادا شدہ نماز قضا شدہ کا زید کے ذمہ سے ساقط ہوگیا۔ جواب مدلل بدلائل حدیث تحریر فرمائیگا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل خوشنویس عفی عنہ از راولپنڈی

جواب نمبر ۱۰۳ - قرآن و حدیث سے یہ مضمون ملتا ہے کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے توبہ کرنیوالا بے گناہ جیسا ہوجاتا ہے۔ نماز فائتہ کی قضا اگر اسکو معلوم ہو تو قضا پوری کرے اور اگر معلوم نہیں تو اندازہ سے ہر نماز کے ساتھ۔ الگ الگ قضا بھی کرتا جاوے۔ کیونکہ فائتہ نمازوں کی قضا شرعاً ثابت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ خندق کے روز جہاد میں مصروف رہنے کیوجہ سے نمازیں فوت ہوگئی تھیں تاہم قضا کیں۔

سوال نمبر ۱۰۴ - تاہم بعض ہی اجارہ اور رواج ہے کہ نمک کو غلہ کیوا سطے نسیئہ بیچتا ہے وہ جائز ہے یا نہیں۔ سوال کیا کہ مرزا

سوال نمبر ۱۰۵ - اکثر اشخاص کو روپیہ تو نہیں۔ مگر زمین اور باغات اور درخت مویشی وغیرہ مال ہے بیچ کر حج کو جاوے تو وسعت ہوسکتی ہے مگر پھر پیچھے کیواسطے کوئی صورت معاش نہیں رہتا۔ کیا انکو حج فرض ہوتا یا نہیں بیان فرماوین۔

سوال نمبر ۱۰۶ - نماز مغرب کو نماز عشا کے ساتھ اقتدا کرسکتا ہے یا نہیں اگر اقتدا کرسکتا ہے تو کس طرح پڑھی جاوے۔ تو ہم تو یہ ہے کہ خلاف امام معلوم ہوتا ہے توضیح فرمادیں۔

سوال نمبر ۱۰۷ - کوئی شخص اہلحدیث محمدی ہوگیا تو باپ اسکا بھی ہے اپنے عطیہ اور حقہ زمین و مکانات وغیرہ سے محروم رکھتا ہے اور والدہ کی طرف سے جو زمین و مکان تھا اسکو بھی باپ نے ضبط کیا ہے۔ اب بیٹا اہلحدیث باوجود فرزندی کے دربدر حیران پریشان پھرتا ہے کیا وہ بذریعہ عدالت دعویٰ کرسکتا ہے یا نہیں۔ یا کسی کو تحفتاً دیکے ستغاثہ کرسکتا ہے یا نہیں۔ (ابوالحسن تبتی از مسجد سوبرہ ضلع کوہ مری)

جواب نمبر ۱۰۴ - دونوں سوال بعید ہیں سے ہیں جنکی بابت حکم ہے فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بید یعنی نقد سے نقد کو بیچا کرو۔ پس صورت مذکورہ کی بیع ناجائز ہے۔

جواب نمبر ۱۰۵ - ایک حدیث شریف میں (جو مشکوٰۃ میں بھی ہے) آیا ہے کہ جو شخص جائداد غیر منقولہ کو بیچکر اسی قسم کی جائداد غیر منقولہ نہ لے تو اس میں برکت نہیں ہوتی پس شخص مذکور کو زمین بیچکر حج کو نہ جانا چاہیئے۔ اگر بہت ہی شوق ہو تو کسی مہربان سے قرض حسنہ لیکر چلا جائے مگر اس طریق سے نہ جائے کہ زمین بیچکر ایک عذاب نہ بھی لے۔ دوئم آئندہ کے لئے بے روزگار ہو جائے۔ میرے علم ناقص میں اسلام ایسی تعلیم نہیں دیتا۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا علاوہ اسکے یہی مسئلہ متعلق علیہ ہے

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں آج کل طاعون کی شدت ہے۔ اللہم [illegible] اپنے بندوں کے گناہ معاف فرمائے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی ہمشیرہ فوت ہوگئی۔ مولوی صاحب ممدوح ناظرین اہل حدیث سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

عجیب موت: مولوی نبی بخش صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر جو دفتر اہل حدیث میں لینے تھے سکول جو تھے کہ راستہ میں سینہ کو دبا کر بیٹھ گئے۔ بیٹے نے دریافت کیا تو درد بتلایا اسی طرح کی انگڑائی سے روح پرواز کر گئی۔ مرحوم پرانے موحد تھے۔ اہلحدیث کے ناظرین سے استدعا ہے کہ مولوی محمد ابراہیم کی ہمشیرہ کے ساتھ ہی مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑہیں۔

جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری کی آنکھ نزلہ سے ماؤف ہو کر بگڑ گئی تھی [illegible]

نواب صاحب ڈھاکہ کی خواہش کے مطابق محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑہ کا آئندہ اجلاس اس سال ماہ دسمبر میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔

اسلامیہ کالج لاہور سے اس سال بی۔ اے کے امتحان میں گیارہ طالب علم شریک ہوئے۔ ان میں سے آٹھ بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ یہ نتیجہ بہت اچھا ہے۔ بی۔ اے میں اسلامیہ کالج سے کسی سال اتنے طالب علم اب تک پاس نہیں ہوئے تھے۔ بلحاظ نتیجہ اسلامیہ کالج اس سال تمام پنجاب میں اول نمبر پر رہا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں اس سال ۱۲ ہزار روپے نقد چندہ جمع ہوا اور بارہ ہزار روپے کا چندہ دینے کی اقرار ہوئے۔ (اللہم زد فزد)

پنجاب میں شراب کی دوکانیں کس قدر ہیں اور کہاں کہاں ہیں۔ اس بات کی تحقیقات ہو رہی ہے اغلباً شراب کی دوکانوں پر شراب لے کر پینے کے رواج کو گورنمنٹ بند کرنے والی ہے۔ (خدا کرے بالکل بند ہو)

ترکوں کو بے بنیاد رپورٹوں پر یہ شبہ ہوگیا تھا کہ انگریزوں اور مصریوں کا ارادہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ کر لینے کا ہے اسلئے انہوں نے طابہ پر قبضہ کر لیا۔

طابہ کے متعلق مختار پاشا، ترکی ہائی کمشنر متعینہ مصر خدیو مصر سے ذاتی طور پر گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ خدیو اپنا علاقہ چھوڑنے پر شاید رضامند ہو کر

شدید زلزلہ۔ امریکہ کے کئی شہروں میں زلزلہ کے سخت ہلاک صدمات محسوس ہوئے۔ شہر سان فرانسسکو میں ۱۸ ماہ حال کو ۵ بجے صبح کے زلزلہ آیا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ لوگ خوف کے مارے مکانات کو چھوڑ کر بازاروں اور کوچوں میں نکل گئے۔ ہزارہا مکانات گر کر مسمار ہو گئے۔ تمام شہر میں مکانات کے گرنے اور لوہے کو زنگ پہنچنے سے آگ لگ گئی۔ ایک ہزار سے زیادہ آدمی کچلکر مر گئے۔ اور ایک ہزار سے زیادہ کے چوٹیں آئیں۔ تار والے اخبار کے دفتر جل گئے۔ دو لاکھ آدمی بے گھر ہوئے۔ تمام شہر جل رہا ہے۔ امریکہ کی فوج کی دو پلٹنیں باشندوں کے مال کی جو گلیوں میں پڑا ہوا ہے حفاظت کر رہی ہیں۔ اندازہ تیس کروڑ کا نقصان ہوا۔ باشندوں کے لئے خوراک اور خیموں کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ تار کا دفتر جل جانے سے خبریں ابھی کم آئیں ہیں بعد کو مفصل جان و مال کے نقصان کی خبریں معلوم ہونگی۔ (کیا مرزا صاحب قادیانی اس سے فائدہ نہ لینگے)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۴ ماہ حال کو طاعون سے ۵۵۸۲ اموات کل ہندوستان میں ہوئیں۔ منجملہ ان اموات کے پنجاب میں ۱۹۵۵ موتیں ہوئیں۔ شکر ہے کہ گزشتہ سال کے ماہ اپریل میں طاعون کی جس قدر شدت تھی وہ اس سال نہیں ہے۔

قادیانی گذشتہ ہی کو تازہ الہام ہوا کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ آرنے میں خیر کی خبر کہاں؟

آنریبل مسٹر گوکہلے گزشتہ ہفتہ کو بمبئی سے انگلستان کو روانہ ہو گئے۔ ستمبر تک واپس نہیں آئینگے۔

تھوڑا عرصہ ہوا گورنمنٹ چین نے چند نوجوانوں کو بے تار کی تار برقی کا کام سیکھنے کے لئے بھیجا تھا جو اب کام سے بخوبی واقف ہو کر اپنے وطن میں لوٹ آئے اور ایک سلسلہ بے تار کی تار برقی کا قائم ہونیوالا ہے۔

سلطان المعظم نے ولایات روملیا میں ۲۴ نئے ٹیلیگراف آفس قائم کئے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

حجاز ریلوے کے ٹریفک منیجر اور بحر سفید کے کشتی جنگی جہازوں کے کمانیر کو حکم دیا گیا ہے کہ ریلوے مذکور کا جس قدر سامان یورپ سے جہازوں پر بار ہو کر بندرگاہ بیروت میں پہنچ گیا ہے وہ تمام جہازات بندرگاہ حیفا کو روانہ کر دئے جائیں۔

ڈھاکہ کالج کے متعلق ہوٹل وغیرہ کیلئے نواب صاحب ڈھاکہ نے ایک لاکھ ۴۰ ہزار اور نواب سید علی چودہری نے ۳۵ ہزار دئے۔ نواب محسن الملک بہادر نے ایک پرزور لیکچر دیا۔

شملہ کے رومن کیتھولک گرجا کے لئے وزیر ہند نے ۲ ہزار کی امداد منظور کی ہے۔

ahmadimuslim.de

سامان تندرستی

برقی سٹ برائے دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلنگ ہے۔ جسسے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۵ روپے

معجون تیر کارن

ترلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے صاحبوں کو ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۱۲ ؎

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور دماغی و بدنی کمزوری درد کمر جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو رتی کھالینے سے درد فوراً دور ہوجاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ وزکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد ۲ رتی کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کرکے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شائد ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے قیمت فی پیکٹ ۱ جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی۔ مع محصول ۱۱ ؎

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہوجاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ قیمت ۲۸ خوراک دو روپے۔ کم روانہ نہ کی جائیگی۔ معہ محصول ۲ ؎

صغر سنی شادی

کے نقصانات اور مضر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت معہ محصول ۲ ؎

المشتہر

علم الدین منیجر دی نیشنل ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ شہر امرتسر۔ پنجاب

مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ اور ارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۳ سے ۵ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۲ سے ۵ تک
″ زریں ۷ سے ۱۰ ″	″ زریں ۸ ″ ۱۰ ″
پٹی دیسی (۱۲ ۱۲ ″ فی جوڑہ	پٹی سرج ۱۴ ″ ۱۶ ″ فی جوڑہ
″ پشینہ ۱۴ ″ ۱۰ ″	″ بڑھیا ۲ ″ ۳ ″
کمبل دیسی ۲ ″ ۱۲ ″ فی عدد	کمبل فوجی ۶ ″ ۸ ″
لوئی سفید ۸ ″ ۱۵ ″	چادر پشینہ ۸ ″ ۱۲ ″

جراب و دستانہ اور کل اس شہر میں بنی ہوئی اجناس ملازم و پاجامہ اونی ۴ سے ۱۰ ″ سوتی ۲ سے ۴ تک (نوٹ یہ خیال کرنا) سوتی ۲ سے ۶ تک

فوجی زین خاکی ۱۱ گز ۳ سے ۴ تک	پٹی برائے کوٹ فی تھان ۵ سے ۶ تک ۹ گز
صافہ ململ ۱۰ سے ۱۲ تک	رومال سوتی ۲ سے ۴ تک فی درجن
ازار بند سوتی ۲ سے ۴ تک فی عدد	صافہ لسری خاکی ۲ سے ۳ تک
″ ریشمی ۱۲ سے ۱ تک ″	رومال ریشمی ۸ سے ۱۲ تک فی عدد
تھان گبرون باریک و موٹا ۸ سے ۱۲ تک	چوتھی ودریتی ۳ سے ۴ ″
جوتا سادہ ساخت لدھیانہ ۲ سے ۸	دری برائے پلنگ ۲ سے ۴ تک
″ زریں ہوشیارپوری ۲ سے ۳ ″	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
لنگیاں اور چھتری ۳ سے ۶ ″	باقی فہرست منگوا کر دیکھو
بیگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ۷ سے ۸	

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمر بند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زریں۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری ولیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی

نوٹ

سوداگران کو خاص رعائیت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودھانہ۔ پنجاب

مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپکر شائع ہوا۔